سوال

کے متعلق 01

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ے متعلق مستفتا!

تداء میں ابراہیم الراشد نے کہاہندوستان کو جوادیان کیا ملک کہا جاتا ہے تو یہ بات بالکل درست ہے کیونکہ وہاں ہندومت، بدھ مت اور سکھ وغیرہ وغیرہ سب دین پائے جاتے ہیں اب میں آپ سے وضاحت چاہتا ہوں کہ :

* آیا ایسے امور کو واقعی دین کا نام دیا جاسکتا ہے جیسا کہ پروگرام پیش کرنے والے ان امور کو ادیان کا نام دیا ہے ؟

* آیا یہ دین بھی منزل من اللہ ہیں اور رسولوں کے ذریعہ لوگوں تک پہنچائے گئے ہیں؟ اللہ تعالی آپ کو درست مفہوم سمجھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ت جس کے لوگ پیروکار ہوں اور انہیں دین سمجھ کر سرانجام دیں اس پر دین کے لفظ کا اطلاق ہوسکتا ہے خواہ وہ باطل ہو۔ جیسے ہو بدھ مت، اصنام پرستی، یہودیت ہندومت اور عیسائیت وغیرہ باطل ادیان ہیں۔ اللہ تعالی سورہ الکافرون میں فرماتے ہیں :

ِ ينُكُم وَلِىَ دينِ ...٦ سورة الكافرون

یہ تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔''

یا جن باتوں کو اصنام پرست اپنائے ہوئے تھے، انہیں اللہ تعالی نے دین کا نام دیا ہے۔ حالانکہ دین حق تو صرف اسلام ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں :

ٰ الدّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسلـٰمُ ...١٩ سورة آل عمران

للہ کے ہاں اسلام ہی ہے۔''

فرمایا :

لإِسلـٰمِ دينًا فَلَن يُقبَلَ مِنهُ وَهُوَ فِى الءاخِرَةِ مِنَ الخـٰسِرينَ ...٨٥ سورة آل عمران

ور اگر کوئی شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہتا ہے تو وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا''

اللہ تعالی نے فرمایا :

ملتُ لَكُم د ينَكُم وَأَتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتى وَرَضيتُ لَكُمُ الإِسلـٰمَ دينًا ...٣ سورة آل عمران

''آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کردیں اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا''

اور اسلام ماسوائے اللہ کو چھوڑ کر صرف اسی عبادت، اس کے اوامر کی اطاعت اور نواہی کے ترک اور اس کی قائم کردہ حدود تک رک جانے کو کہتے ہیں نیز یہ کہ جو کچھ پیدا ہوچکا یا ہونے والہ ہے اور اس کی خبر اللہ تعالی نے اپنے رسول کو دی ہے اس پر ایمان لایا جائے اور ادیان باطلہ میں کچھ بھی منزل من اللہ نہ

ِنكُم شِرعَةً وَمِنهاجًا ...٤٨ سورة المائدة

''ہم نے تم میں سے ہر ایک (فرقے) کے لیے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

جلد1

محدث فتویٰ